

147166- بے دین عورت سے شادی کرلی

سوال

میں مسلمان ہوں اور انگریز میں ملازمت کرتا ہوں، تین برس قبل میں نے ایک ایسی عورت سے شادی کی جس کا کوئی دین نہیں، کیا اس عورت سے شادی جائز ہے یا نہیں؟

پسندیدہ جواب

کسی بھی مسلمان شخص کے لیے کسی ایسی کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں جو نہ تو اللہ پر ایمان رکھتی ہو، اور نہ ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر ایمان رکھے، اور نہ ہی قرآن مجید پر ایمان رکھتی ہو۔

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں﴾۔ البقرة (221).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

﴿اور کافر عورتوں کے ناموس اپنے قبضے میں نہ رکھو﴾۔ الممتحنة (10).

﴿اے ایمان والو! جب تمہارے پاس مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں تو تم ان کا امتحان لو، دراصل ان کے ایمان کو بخوبی جاننے والا تو اللہ ہی ہے لیکن اگر وہ تمہیں ایماندار معلوم ہوں، تو اب تم انہیں کافروں کی طرف واپس نہ کرو، یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں﴾۔ الممتحنة (10).

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کافر و مشرک عورتوں میں سے صرف اہل کتاب (یہودیوں اور نصاریٰ) کی عورتوں کو مستثنیٰ کیا ہے، لہذا مسلمان کے لیے یہودی اور نصرانی عورت سے نکاح کرنا جائز ہے، لیکن اس کے علاوہ کسی اور کافرہ عورت سے چاہے وہ کسی بھی دین پر ہو نکاح کرنا جائز نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاکدامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دینے گئے ان کی پاکدامن عورتیں بھی حلال ہیں﴾۔ المائدة (5).

سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

﴿قولہ تعالیٰ: اور تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں﴾۔

کیونکہ مومنہ عورت جتنی بھی بد صورت ہو وہ ایک حسین و جمیل اور خوبصورت مشرکہ عورت سے بہتر ہے، اور یہ سب مشرک عورتوں میں عام ہے، اسے سورۃ المائدہ کی آیت نے خاص کیا ہے، کہ اس میں سے اہل کتاب کی عورتیں مباح ہیں، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔ (اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دینے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی حلال ہیں)۔ المائدہ (5)۔ انتہی

دیکھیں: تفسیر السعدی صفحہ (19)

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس میں سے اہل کتاب کی عورتوں کی رخصت دی، لیکن اس کے علاوہ باقی سب مشرک عورتیں عموم میں داخل ہونگی....."

اور اہل کتاب کے علاوہ باقی سارے کفار مثلاً جو شخص کسی پتھر اور بت اور حیوان اور درخت کو بہتر سمجھ کر اس کی عبادت کرے، ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کے ذبیحہ کی حرمت میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں " انتہی

دیکھیں: المغنی (548/9)۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اہل کتاب کے علاوہ دوسری کفار عورتوں سے نکاح جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔ (یہ ان کے لئے حلال نہیں اور نہ وہ ان کے لئے حلال ہیں)۔ الممتحنہ (10)۔ انتہی

دیکھیں: مجموع فتاویٰ ابن باز (76/21)۔

اور مستقل فتویٰ کمیٹی کے علماء کرام کا کہنا ہے:

"مسلمان شخص کے لیے کسی مسلمان یا کتابی عورت سے شادی کرنا جائز ہے، اور دوسرے سب ادیان کی عورتوں سے جائز نہیں " انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عقیفی

الشیخ عبداللہ بن غدیان

دیکھیں: فتاویٰ البیہ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (275/18)۔

اور کمیٹی کے علماء کا یہ بھی کہنا ہے:

"کسی مسلمان کے لیے یہودی اور نصرانی عورت کے علاوہ کسی دوسری مشرک عورت سے شادی کرنا جائز نہیں چاہے وہ عورت اس سے شادی پر راضی بھی ہو، چاہے مسلمان شخص نے اسے اپنے مسلمان ہونے کا بتایا ہو یا نہ بتایا ہو کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۔ (اور تم مشرک عورتوں سے نکاح مت کرو جب تک کہ وہ ایمان نہ لے آئیں)۔ البقرہ (221)۔

اور جب مشرکہ عورت اپنے شرک سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے تو مسلمان شخص کے لیے اس سے شادی کرنا جائز ہو جائیگا۔

اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے، اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے " انتہی

الشیخ عبدالعزیز بن باز

الشیخ عبدالرزاق عقیلی

الشیخ عبداللہ بن عدیان

الشیخ عبداللہ بن قعود

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (311/18).

یہاں اس پر متنبہ رہنا چاہیے کہ کتابی عورت سے مراد وہ عورت ہے جو اپنے دین پر عمل کرتی ہو، چاہے ان کے علماء کی جانب سے دین میں تحریف و کھلوڑ کے بعد ہی عمل کرتی ہو لیکن وہ عورت جو کتابی تھی اور پھر اپنا دین ترک کر کے ملحد بن گئی اور کسی بھی دین پر ایمان نہ رکھے تو ایسی عورت سے نکاح کرنا جائز نہیں۔

تفسیر ابن کثیر پر شیخ احمد شاہر تعلقین لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

"قولہ تعالیٰ:

﴿اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لئے حلال ہے، اور تمہارا ذبیحہ ان کے لئے حلال، اور پاک دامن مسلمان عورتیں اور جو لوگ تم سے پہلے کتاب دینے گئے ان کی پاک دامن عورتیں بھی

حلال ہیں،﴾۔ المائدہ (5).

احمد شاہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سب اہل کتاب کے ذبیحہ کے متعلق ہے، جب وہ اہل کتاب ہوں، لیکن امریکہ اور یورپ وغیرہ میں اب جو لوگ نصرانیت اور یہودیت کی طرف منسوب ہیں ان کے متعلق ہم قطعی طور پر کہیں گے یہ اہل کتاب میں شامل نہیں؛ کیونکہ انہوں نے اپنے دین سے بھی کفر کیا ہے، اگرچہ ان میں سے صرف ظاہری رسم و رواج مصنوعی عمل کر رکھا ہے، اس لیے ان میں سے اکثر ملحد ہیں اللہ پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ہی انبیاء پر ان کا ایمان ہے، ان کی کتابیں اور خبریں ہمارے سامنے ہیں۔

انہوں نے ہر دین کے خلاف خروج کیا ہے، اور اخلاقیات و عزت کی دھجیاں اڑا کر رکھ دی ہیں اور فحاشی و بے حیائی کے رسیا بن چکے ہیں، اس لیے ان میں اہل کتاب کی صفت نہ ہونے کی بنا پر ان کی عورتوں سے نکاح جائز نہیں، اور نہ ہی ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے۔

اور اس لیے بھی کہ وہ اپنے ملکوں میں بالکل ذبح نہیں کرتے، بلکہ ان کے ہاں شرعی ذبح جانور کو تکلیف و تعذیب دینے کا نام ذبح ہے اللہ انہیں ذلیل و رسوا کرے اور وہ دوسرے طریقوں سے جانور قتل کرتے ہیں، جس کے بارہ میں ان کا خیال ہے کہ یہ طریقہ جانور کی لیے زیادہ رحمدلانہ ہے، ان کے ہاں ہر قسم کا گوشت مردار ہے، کسی بھی مسلمان شخص کے لیے وہ گوشت کھانا جائز نہیں " انتہی

دیکھیں: عمدۃ التفسیر (636/1).

اس بنا پر آپ کا اس کافرہ عورت سے شادی کرنا جائز نہیں، اور کسی بھی عالم دین کے ہاں ایسا کرنا صحیح نہیں، اس لیے آپ پر واجب اور ضروری ہے کہ فوری طور پر اس عورت سے علیحدہ ہو جائیں، اور اس سے توبہ کریں، اور جو کچھ ہو اس پر نادم بھی ہوں، اور اگر یہ عورت دین اسلام قبول کر لیتی ہے تو آپ کے لیے اس سے نیا عقد نکاح کرنا جائز ہوگا"

واللہ اعلم.